صرف ہاتھوں اور پاؤں کی شہادت کا ذکر فرمایا گیا ہے مگر دوسرے مقامات پر بتایا گیا ہے کہ ان کی آنکھیں ان کے کان، ان کی زبانیں اور ان کے جسم کی کھالیں بھی پوری داستان سنا دیں گی کہ وہ ان سے کیا کام لیتے رہے ہیں۔ یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (النور۔ آیت ۲۴)۔ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (حٰم السجدہ۔ آیت ۲۰)۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ان کے منہ بند کر دیں گے، اور دوسری طرف سورۂ نور کی آیت میں فرماتا ہے کہ ان کی زبانیں گواہی دیں گی، ان دونوں باتوں میں تطابق کیسے ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ منہ بند کر دینے سے مراد ان کا اختیارِ کلام سلب کر لینا ہے، یعنی اس کے بعد وہ اپنی زبان سے اپنی مرضی کے مطابق بات نہ کر سکیں گے۔ اور زبانوں کی شہادت سے مراد یہ ہے کہ ان کی زبانیں خود یہ داستان سنانا شروع کر دیں گی کہ ہم سے ان ظالموں نے کیا کام لیا تھا، کیسے کیسے کفر بکے تھے، کیا کیا جھوٹ بولے تھے، کیا کیا فتنے برپا کیے تھے، اور کس کس موقع پر انہوں نے ہمارے ذریعہ سے کیا باتیں کی تھیں۔

قارئینِ "تفہیم القرآن" توجہ فرمائیں

تفہیم القرآن جلد سوم کی اشاعت کے بعد اس کے قارئین کی جانب سے بالعموم ایک شکایت ناشر اور مؤلف کے نام آرہی ہے اور وہ یہ ہے کہ صفحہ ۲۸۶ پر أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ (آیت نمبر ۶۱) کا ترجمہ کتابت سے رہ گیا ہے۔ یہ شکایت صحیح نہیں ہے۔ اس آیت کا ترجمہ صفحہ ۲۸۴-۲۸۵ پر ان الفاظ میں موجود ہے "بھلائیوں کی طرف دوڑنے والے اور سبقت کرکے انہیں پا لینے والے تو وہ لوگ ہیں"۔ یہ تقدیم و تاخیر محض اردو زبان کے محاورے اور ترجمانی میں زور پیدا کرنے کے لیے اختیار کی گئی ہے۔